شاہ عبد الغنی وحید زماں ناز شِ علم و عارف باللہ
سال نقلش شنیدم از ہاتف بہترین محدثین اے ماہ

ولادت: 25 شعبان 1234ھ (مقاماتِ خیر) مرتب

56/912- مولوی حافظ ولی اللہ

مولوی حافظ ولی اللہ لاہوری[1]: عالم فاضل، فقیہ تبحر، مباحث، مناظر، واعظ، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے۔ تردید عقائد نصاریٰ میں آپ کو وہ ملکہ اور ید طولیٰ حاصل تھا کہ بڑے بڑے پادری آپ کے مقابلہ سے کنارہ کشی کر جاتے تھے۔ حافظہ کا وہ حال تھا کہ بروقت روداد کسی مسئلہ یا علمی بات کے شاگرد سے کتاب کی عبارت پڑھوا کر صفحہ وسطر پوچھ لیتے پھر کیا مجال تھی کہ وہ آپ کو بھول جائے فوراً بتا دیتے کہ فلاں مسئلہ یا مضمون فلاں کتاب کے فلاں صفحہ وسطر میں ہے۔ علوم آپ نے مولوی غلام رسول قلعہ والا و مولوی نور احمد ساکن کھائی کوٹلی اور نیز مولوی احمد الدین بگوی سے پڑھے۔ چوں کہ آپ کو فقہی مسائل کے استنباط میں بڑی دست رس تھی۔ اس لیے اکثر لوگ فتاویٰ کے لیے آپ کے پاس آتے تھے اور ہر جمعہ کو جامع مسجد لاہور میں اہل اسلام کو اپنے پُر اثر وعظ سے مستفید کرتے تھے۔

آپ کی تصنیفات سے مباحثۂ دینی، صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان، اَبحاثِ ضروری وغیرہ یادگار ہیں، جن پر راقم الحروف کے حواشی چڑھے ہوئے ہیں۔ وفات آپ کی بہ مرض اِسہال یوم جمعہ وقت ظہر 24 جمادی الاولیٰ 1296ھ میں ہوئی اور قطعہ تاریخ وفات حسب ذیل ہے:

آں حافظ شیریں زباں واں واعظ خوش تر بیاں شد روز آدینہ رواں زیں دار پُر رنج و عنا
بود از جمادیٰ اولیں تاریخِ بست و چار میں پنہاں شدہ زیرِ زمیں آں صاحب فہم و ذکا
یاسیں پے سالش ورق بگرفت دل گفتش سبق بنویس جاں دادہ بہ حق حافظ ولی اللہ ولی

[1] آپ نابینا تھے۔ (تاریخ لاہور از کنہیالال) مرتب

57/913- مولوی محمد قاسم نانوتوی

مولوی محمد قاسم[1] بن شیخ اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن عبد السمیع بن مولوی ہاشم نانوتوی: 1248ھ میں پیدا ہوئے۔ نام تاریخی آپ کا ''خورشید حسین'' ہے۔ علامہ عصر، فہامہ دہر، فاضل تبحر، مناظر، مباحث، حسن التقریر، ذہین، معقولات کے گویا پتلے تھے۔ آپ لڑک پن ہی سے ذہین، طباع، بلند ہمت، تیز، وسیع حوصلہ، جفاکش، جری تھے۔ مکتب میں

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے 1300ھ تک دنیا بھر کے

1000 سے زائد حنفی علما و فقہا کا مستند تذکرہ

حدائق الحنفیہ

مصنف

مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ مع حواشی و تکملہ

خورشید احمد خان

انوار الاسلام

دربار چوک، پرانی چشتیاں شریف، تحصیل چشتیاں، ضلع بہاول نگر، پنجاب، پاکستان

irfani_abdullah@yahoo.com +92-303-4357576

حدائق الحنفیہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تذکرہ نگار
مولانا فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ
مرتبہ وحاشی وتکملہ
خورشید احمد خان
انوار الاسلام

صدق کذب کی پڑتال

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذالک (بخاری)

حضرت ابوذر غفاری سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد کسی کو بدکاری و کفر کے ساتھ تہمت نہیں لگاتا مگر یہ کہ کلمہ بدکاری و کفر اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے جب کہ اس کا ساتھی تہمت لگایا گیا بدکاری و کفر کے ساتھ متصف نہ ہو یعنی اس صورت میں وہ لفظ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔

ڈھول کی آواز

مؤلفہ

استاذی مولانا الحاج الحافظ کامل الدین رتو کالوی منشی فاضل

حسب فرمائش

حکیم حافظ محمد فضل حق از خدام حضرت سیال شریف دام فیضہٗ

ملنے کا پتہ

۱۔ موضع رتو کالا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا حافظ محمد شفیع طالب علم۔

۲۔ لاہور قلعہ گوجر سنگھ مولوی محمد شریف امام مسجد نمبرداران اندرون

۳۔ شہر بھیرہ محلہ سرگودہا مولوی محمد انور تاجر کتب

ڈھول کی آواز نامی کتاب مولانا کامل الدین رتوکالوی صاحب کی ہے۔جو حضرت حجۃ الاسلام کی عبارات کی صفائی میں لکھی گئی ہے۔

اس پر مندرجہ ذیل اکابر اور بریلوی علماء کی تصدیقات درج ہیں:

1۔ جناب خواجہ قمر الدین سیالوی

2۔ مولانا محبوب الرسول سجادہ نشین للہ شریف جہلم

3۔ قاری الحاج محمد حنیف صاحب سجادہ نشین کوٹ مومن

4۔ مولانا حکیم مولانا صدیق صاحب

5۔ مولانا تاج الملوک صاحب

6۔ مولانا محمد فضل حق خطیب میلووالی ضلع سرگودھا

7۔ مولانا غریب اللہ صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا

8۔ مولانا الحاج مفتی محمد سعید نمک میانی

9۔ حضرت پیر سید حامد شاہ خطیب مسجد متصل ہسپتال سرگودھا

10۔ حضرت پیر سید محمد صاحب خطیب جامع مسجد پولیس لائن سرگودھا

ڈھول کی آواز ص116 تا 127

2020-09-12

اس علاقہ کے بڑے بڑے اہلِ علم کے در دولت پر کتاب تحذیر الناس لے کر جا کر دراق کو چکر لگانے و حاضر ہونے کی قربت آئی جن حضرات نے کتاب تحذیر الناس کو پڑھ کر تحریر کر دی وہ سب تحریریں ذیل میں درج کی جاتی ہیں کئی ایک حضرات نے باوجود کتاب پڑھ لینے کے ایک حرف تک لکھ دینے سے صاف انکار کر دیا بعض حضرات نے کتاب دیکھنے پڑھنے سے ہی انکار کر دیا۔ ایسے حضرات چونکہ احقر کو نہ کسی سے ذاتی عداوت ہے نہ کسی کی اہانت مقصود ہے اس لئے ان کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے ان کو اللہ تبارک کے حوالہ کرتا ہوں۔ ہدانا اللہ جمیعا۔ اللہم سب کو ہدایت کرے۔ ناظرین یہ تحریریں نہایت قابل قدر ہیں ان میں سے ہر ایک مولانا حجۃ الاسلام مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا مافی الضمیر ظاہر کرنے کے لئے ایک مستقل دلیل ہے احقر نے بخوف طوالت تحذیر کا خلاصہ بہت اختصار کے ساتھ کیا ہے جس کو زیادہ شوق ہو وہ اصل کتاب دیکھے تصدیق کنندگان کے اسماء کے ساتھ حسب رواج زمانہ اس ابجد خوان نے چوڑے القاب نہیں لکھے تاکہ من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو والا معاملہ نہ ہو جائے۔

ایک سنہری قابل عمل تحریر از حضرت مولانا الحاج قمر الدین صاحب

سجادہ نشین سیال شریف دام فیضہ

میں نے تحذیر الناس کو دیکھا میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے خاتم النبیین کے معنی بیان کرتے ہوئے جہاں تک مولانا کا دماغ پہنچا ہے وہاں تک معترضین

کی سمجھ نہیں گئی قضیہ فرضیہ کو قضیہ واقعہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔ فقیر قمر الدین سیال شریف

تصدیق حضرت مولانا محبوب الرسول صاحب للٰہ شریف ضلع جہلم

ادام اللہ بقاءہ علی رأس المرشدین آمین۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے سمجھتا ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی آیت تھے اسلام اور علم کی جو ان سے اللہ تعالیٰ نے خدمت لی ہے وہ انہی کا حصہ ہے اللہ تعالیٰ ان کے حسنات کو قبول فرما کر ان کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین اور ہم ایسے سیاہ کاروں کو اپنے نیک بندوں کی طفیل بخش دے آمین یا رب العالمین بار بار زبان پہ آتا ہے کہ اللہم نور مرقدہ و احشرنا معہ (اے اللہ تبارک ان کی خوابگاہ (قبر) کو روشن کر اور ہمارا قیامت میں اٹھنا ان کے ساتھ کر آمین) باقی رہا فرقہ ضالہ کا ان کی عبارت سے اپنے مفید مطلب معنے نکالنے تو ہر ہوشمند آدمی ایسی باتوں کی طرف دھیان بھی نہیں کر سکتا اس فرقہ ضالہ نے کس چیز سے مفید مطلب معنے نہیں نکالے آیاتِ قرآنی کی تاویل کی احادیث نبوی کو اپنے رنگ میں ڈھالا۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب شریف سے عبارتیں نکال کر ان کو تاویل کی سان پہ چڑھایا تو کیا ہم فرقہ باطلہ کی باتیں سن کر ان بزرگوں کے حق میں بدعقیدہ ہو جائیں گے۔ العیاذ باللہ منہا بہر حال میں کیا کہ اس پر اپنی رائے دوں اور پھر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علم اور ایمان پر روشنی ڈالوں (تحذیر الناس میں انہوں

حضرت مولانا سید قمر الہدیٰ مونگیری علیہ الرحمۃ

حضرت سید تاج الدین شاکر علیہ الرحمۃ کے فرزند ارجمند مولانا سید شاہ قمر الہدیٰ ربیع الآخر ۱۳۰۶ھ میں بمقام پنڈ ضلع گیا میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم و تربیت والد ماجد سے پائی، آٹھ برس کی چھوٹی سی عمر میں حصول علم کے لئے پٹنہ پہونچے، تکمیل دہلی میں کی، فراغت کے وقت آپ کی عمر بیس برس کی تھی، والد ماجد سے مرید ہوکر تکمیل سلوک کرکے خلافت پائی،

آپ کی زبان میں قدرت نے خاص اثر ودیعت کیا تھا، بکثرت افراد آپ سے بیعت کا تعلق رکھتے تھے، مرض نقرس میں ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ کو آپ کا وصال ہوا، آپ کے فرزند ارجمند مولانا سید شاہ احسن الہدیٰ صاحب پورے عالم و فاضل ہیں، حضرت ملک العلماء مولانا محمد ظفر الدین قادری رضوی سے انھوں نے تعلیم کی تکمیل کی ہے، ـ مولانا احسن الہدیٰ صاحب اپنے والد ماجد قدس سرہٗ کے قدم بقدم رشد و ہدایت میں مصروف ہیں۔

حضرت مولانا خواجہ قمر الدین سیالوی مدظلہٗ

شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا خواجہ قمر الدین ابن قدوۃ السالکین خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی ابن عارف کبیر خواجہ محمد الدین ابن شمس السالکین شیخ المشائخ خواجہ شمس الدین سیالوی ۱۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۴ھ کو سیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے اپنی خانقاہ کے مدرسہ ضیاء شمس الاسلام کے اساتذہ اور والد ماجد سے اکثر درسیات کا درس لینے کے بعد ۱۳۴۶ھ میں دار الخیر اجمیر پہونچے، اور مولانا معین الدین اجمیری بلیاوی کے قائم کردہ دار العلوم صوفیہ میں داخلہ لے کر مولانا اجمیری سے تلمذ اختیار کیا، اسی سنہ میں چند ماہ کے بعد آپ کے والد ماجد نے مولانا اجمیری کو سیال شریف آنے کی دعوت دی، تو آپ بھی اُن کے ساتھ وطن آگئے، اور پورے انہماک کے ساتھ اُن سے کسب علم میں مشغول ہوگئے، ۱۳۵۱ھ میں تکمیل درسیات و دورہ صحاح ستہ کرکے سند حاصل کی، ۱۳۵۶ھ میں بموقع حج و زیارت علماء حرمین شریفین سے بھی سندیں حاصل کیں ــــــــ آپ حسن اخلاق کے پیکر اور اپنے

تلامذہ کے اختلاف پر یوں برہمی کا اظہار کیا ہو یا ان پر جہل وخیانت کا الزام لگایا ہو۔ جب سے اپنے آپ کو عالم اور علامہ کہلانے والوں میں یہ تنگ نظری اور زود رنجی پیدا ہوگئی ہے اس وقت سے ہی امت میں علمی، فکری اور تحقیقی انحطاط وزوال کا آغاز ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے سلف صالحین کے نقوشِ پا پر چلنے کی حق کے لئے اختلاف کرنے کی اور فراخدلی وحوصلہ مندی سے اختلاف برداشت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

اگرچہ تحذیر الناس میں متعدد ایسی عبارتیں ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں اپنے قاری کو تذبذب میں مبتلا کر دیتی ہیں اور جن سے منکرین ختم نبوت نے بجا بے جا فائدہ اٹھایا ہے اور بہت سے لوگوں کو نعمت ایمان سے محروم کر دیا ہے لیکن مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے کیونکہ یہ اقتباسات بطور عبارۃ النص اور اشارۃ النص اس امر پر بلاشبہ دلالت کرتے ہیں کہ مولانا نانوتوی ختم نبوت زمانی کو ضروریات دین سے یقین کرتے تھے اور اس کے دلائل کو قطعی اور متواتر سمجھتے تھے انہوں نے اس بات کو صراحۃً سے ذکر کیا ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے وہ کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے صـ۴۷ کے

کے گلوں کی زینت ہے۔

نبوت ذاتی کی تیسری دلیل کے ضمن میں مولانا نانوتوی ایک حدیث سے استدلال فرماتے ہیں یقیناً یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہوگی۔

"علاوہ بریں حدیث کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین بھی اسی جانب مشیر ہے کیونکہ فرق قدم نبوت اور حدوث نبوت باوجود اتحاد نوعی خوب جب ہی چسپاں ہو سکتا ہے کہ ایک جا یہ وصف ذاتی ہو اور دوسری جا عرضی اور فرق قدم و حدوث اور دوام و عروض فہم ہو تو اس حدیث سے ظاہر ہے ہر کوئی سمجھتا ہے کہ اگر نبوت کا ایسا قدیم ہونا کچھ آپ ہی کے ساتھ مخصوص نہ ہوتا تو آپ مقام اختصاص میں یوں نہ فرماتے۔ (صـ۴۱)

مولانا کی اس تالیف کا مطالعہ کرتے ہوئے جب وہ دلائل سامنے آتے ہیں جن سے مولانا نے حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت شان اور رفعت مقام کو ثابت کیا ہے تو ہر مومن کا دل فرحت و انبساط سے لبریز ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں شان محمدی کو کما حقہ سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ اسی میں ہماری سربلندی ہے اور اسی میں دارین میں ہماری سرخروئی کا راز مضمر ہے۔

☼

علمائے حرمین شریفین کی تصدیقات کے بعد حضور شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان گستاخانہ عبارتوں پر مشتمل استفتاء علمائے پاک وہند کی خدمت میں پیش کیا۔ علماء واکابرین اسلام نے ان عبارات کے متعلق یہی فیصلہ فرمایا کہ من شك فی کفرھم و عذابھم فقد کفر۔

قصہ "تحذیر الناس" کی حمایت کا

مگر نہایت افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ امت مسلمہ کے اس اجماعی وقطعی عقیدے کا انکار کرنے والے مولوی قاسم نانوتوی کی اس گستاخانہ عبارات کی حمایت میں اہلسنت کے ایک پیر خانے سے آواز بلند ہوئی اور آواز بلند کرنے والے پیر محمد کرم شاہ الازھری مؤلف تفسیر ضیاء القرآن وسیرت ضیاء النبی وغیرھم تھے۔

قارئین حیران ہونگے کہ یہ ہم نے کیا لکھ دیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پیر کرم شاہ صاحب نے اس کفری تصنیف "تحذیر الناس" اور اس کے مصنف قاسم نانوتوی کی بایں الفاظ تعریف کی:

"حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمّٰی بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور وتامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف وسرور حاصل ہوا۔ علماء حق کے نزدیک حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام متشابہات سے ہے اور اس کی صحیح معرفت انسانی حیطہ امکان سے خارج ہے کہ لیکن جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کیلئے سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے۔ رہے فریفتگان حسن مصطفوی تو ان کے بے قرار دلوں اور بے تاب نگاہوں کی وارفتگیوں میں اضافہ کا ہزار سامان اس میں موجود ہے"۔

(عکسی خط پیر کرم شاہ مندرج مقدمہ تحذیر الناس ص ۳۰ طبع گوجرانوالہ)

جسٹس محمد کرم شاہ صاحب کے

اہلسنت و جماعت سے اعتزالی نظریات کا تحقیقی و

تنقیدی جائزہ

مع

اہم فتاویٰ
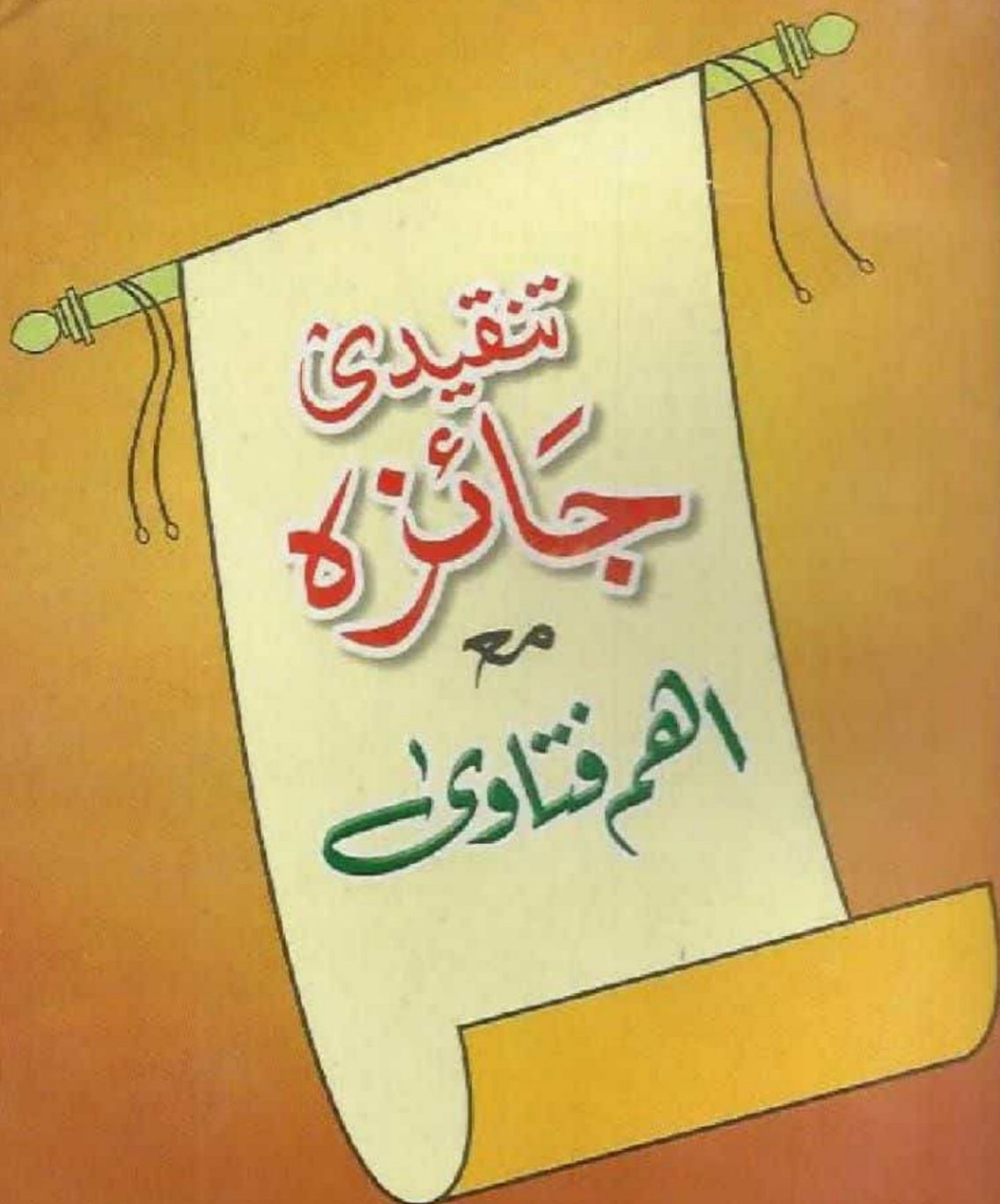
ناشر: انجمن فکر رضا پاکستان

علمائے حرمین شریفین کی تصدیقات کے بعد حضور شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خان قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان گستاخانہ عبارتوں پر مشتمل استفتاء علمائے پاک و ہند کی خدمت میں پیش کیا۔ علماء و اکابرین اسلام نے ان عبارات کے متعلق یہی فیصلہ فرمایا کہ من شک فی کفرھم و عذابھم فقد کفر۔

قصہ "تحذیر الناس" کی حمایت کا

مگر نہایت افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ امت مسلمہ کے اس اجماعی و قطعی عقیدے کا انکار کرنے والے مولوی قاسم نانوتوی کی اس گستاخانہ عبارات کی حمایت میں اہلسنت کے ایک پیر خانے سے آواز بلند ہوئی اور آواز بلند کرنے والے پیر محمد کرم شاہ الازھری مؤلف تفسیر ضیاء القرآن و سیرت ضیاء النبی وغیرہم تھے۔

قارئین حیران ہونگے کہ یہ ہم نے کیا لکھ دیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ پیر کرم شاہ صاحب نے اس کفری تصنیف "تحذیر الناس" اور اس کے مصنف قاسم نانوتوی کی بایں الفاظ تعریف کی:

"حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمیٰ بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔ علماء حق کے نزدیک حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وسلام متشابہات سے ہے اور اس کی صحیح معرفت انسانی حیطہ امکان سے خارج ہے کہ لیکن جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شپرہ چشموں کیلئے سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے۔ رہے فریفتگان حسن مصطفوی تو ان کے بے قرار دلوں اور بے تاب نگاہوں کی وارفتگیوں میں اضافہ کا ہزار سامان اس میں موجود ہے"۔

(عکسی خط پیر کرم شاہ مندرج مقدمہ تحذیر الناس ص ۳۰ طبع گوجرانوالہ)

اطلاع کیجئے کہ عقائد میں امتی کو بھی تقلید ناجائز ہے خود تحقیق کرنا ضروری ہے اسی لئے رب تعالیٰ نے قرآن کریم میں توحید و رسالت حشر و نشر پر عقلی دلائل قائم فرمائے تو سید الانبیاء علیہ السلام عقائد میں دوسروں کی تقلید کیونکر کر سکتے ہیں؟ رہے دینی اعمال حضور علیہ السلام کا دین ان کا ناسخ ہے۔ اسلام ناسخ ادیان ہے ان میں پیروی کیسی" لہٰذا ھدھم سے انبیاء کرام کے ذاتی کمالات مراد ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شکر نوح' ست ابراہیم' اخلاص' موسیٰ صدق اسماعیل' صبر یعقوب و ایوب' توبہ داؤد' تواضع سلیمان و عیسیٰ علیہ السلام دیئے گئے۔ لہٰذا "اقْتَدِہْ" کے معنی یہ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات انبیاء ہو جائیے (روح شروع سورہ نوح)

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

امام بوصیری رحمتہ اللہ شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

فَإِنَّكَ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

(یعنی اے محبوب! آپ صلی اللہ علیہ وسلم عظمت کے سورج ہیں اور سارے پیغمبر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تارے کہ سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے لے کر اندھیرے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نور لوگوں پر ظاہر کیا۔

یہ انبیاء و مرسلین تارے ہیں تم مہر مبیں
سب جگمگائے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند تحذیر الناس میں لکھتے ہیں کہ علوم اولین و آخرین حضور علیہ السلام کے علم میں مجتمع ہیں جیسے کہ علم سمع و علم بصر علیحدہ علیحدہ ہیں مگر نفس ناطقہ میں سب جمع۔ اسی طرح یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم حقیقی ہیں اور باقی انبیاء علیہ السلام بالعرض۔ فتوحات مکیہ میں شیخ ابن عربی دسویں باب میں

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا
شانِ حبیب الرحمٰن
من آیات القرآن
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی
انوارِ رضا
Vol.7: 1,2
انٹرنیشنل غوثیہ فورم

امام اہلسنت امام محمد قاسم نانوتویؒ جنت میں امام الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے

حضور کے بدن مبارک کی طرف غور جو کیا۔ تو نظر آیا کہ آپ کو سانس مطلق نہیں آتا۔ تقریباً دس یا پندرہ منٹ تک یہی حال رہا۔ میں نے پریشان ہو کر سائیں محمد علی شاہ سے کہا کہ دیکھو تو حضرت کو سانس نہیں آتا۔ ہم اسی گفتگو میں تھے کہ حضور جاگ اٹھے اور آنکھ کھول کر فرمایا۔ کیا باتیں کر رہے ہو۔ میں نے وہ واقعہ عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ہم مدینہ شریف گئے ہوئے تھے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید آپ خواب میں مدینہ شریف تشریف لے گئے ہوں۔ حضرت علیہ الرحمۃ نے نور باطن سے میرے اس خطرہ پر آگاہ ہو کر فرمایا۔ مولوی صاحب! اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے اب بھی موجود ہیں جو نظر اٹھانے میں مدینہ شریف پہنچ جاتے ہیں۔ اور نظر نیچی کرنے میں یہاں واپس آجاتے ہیں۔

طالب دعا خادم امام نانوتویؒ امیر محمد مدنی

خواب کی کیفیت:

شیخنا العلامہ مولانا مولوی حاجی حافظ مشتاق احمد صاحب چشتی صابری ادام اللہ تعالیٰ فیوضہ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مخدومنا توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بر سبیل تذکرہ عاجز سے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں یہ دیکھا کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جارہے ہیں۔ میں اور مولانا محمد قاسم دیوبندی دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے دوڑے کہ جلد حضور تک پہنچیں۔ مولانا محمد قاسم صاحب تو وہاں اپنا قدم رکھتے تھے جہاں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک کا نشان ہوتا تھا۔ مگر میں بے اختیار جا رہا تھا۔ آخر مولانا سے آگے ہو گیا اور پہنچ گیا۔

درود شریف کی برکت:

مولانا ممدوح اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ عاجز محمد مشتاق احمد نے حضرت عارف کامل سائیں توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو بارہا اس حالت میں دیکھا ہے کہ حضرت ممدوح بعد نماز عصر یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اللّٰھمّ صلّ علٰی سیّدنا محمد وعلی ال سیّدنا محمد بعدد کلِّ ذرّۃٍ مائۃ اَلفِ اَلفِ مرۃٍ۔ پڑھتے پڑھتے بعض وقت حضوری ہو جاتی تھی اور بے اختیار سر زمین پر جھکا دیتے تھے۔ گویا بے ہوش ہو جاتے تھے۔ عجیب فیض اس وقت وارد ہوتا تھا۔

سیرتِ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سینٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

عظم الکرب ولی فیك رجاء	پروردگار! حضور کے طفیل سے میرا غم دور
فیه یا رب فرج کربی	کردے۔(مقالات وفیہ)

۳۹- حضرت حاجی حافظ شاہ محمد امداد اللہ رحمۃ اللہ دربار نبوی میں یوں عرض کرتے ہیں:-

کرم فرماؤ ہم پر اور کرو حق سے شفاعت تم	ہمارے جرم وعصیاں پر نہ جاؤ یارسول اللہ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہوکر	میری کشتی کنارے پر لگاؤ یارسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں	بس اب چاہو تراؤ یا ڈباؤ یارسول اللہ

(رسالہ دردنامہ غمناک)

۴۰- مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ یوں عرض کرتے ہیں:-

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا	نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
یہ ہے اجابتِ حق کو تری دعا کا لحاظ	قضائے مبرم و مشروط کی نہیں ہے پکار
خدا ترا تو جہاں کا ہے واجب الطاعۃ	جہاں کو تجھ سے تجھے اپنے حق سے ہے سروکار

(قصائد قاسمی)

حدیث توسل بالعباس کی بحث

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ۱۸ھ میں جسے عام الرمادۃ کہتے ہیں سخت قحط پڑا۔ چوپائے اور انسان بھوک کی شدت سے مرنے لگے۔ لوگوں نے تنگ آ کر حضرت فاروق اعظم سے استسقاء کے لیے درخواست کی جسے امام بخاری نے یوں نقل کیا ہے:-

عن انس مالك ان عمر بن الخطاب	انس بن مالک سے روایت ہے کہ عمر بن
رضی الله عنه کان اذا قحطوا	خطاب رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں میں قحط پڑا۔ عباس
استسقی بالعباس بن عبدالمطلب	بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے بارش کی دعا کی اور
رضی الله تعالیٰ عنه فقال اللّٰهم	یوں عرض کیا۔ یااللہ! ہم تیری جناب میں اپنے نبی
نتوسل الیك بنبینا صلی الله علیه	ﷺ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے پس تو ہمیں بارش عطا
وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیك بعم	کر دیتا تھا۔ اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی
نبینا فاسقنا قال فیسقون۔	کے چچا کو وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہمیں بارش عطا
(باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا)	کر (قول راوی) پس بارش ہو رہی تھی۔

میری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں
بس اب چاہو تراؤ یا ڈباؤ یا رسول اللہ
(رسالہ دردنامہ غمناک)

40۔ مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ یوں عرض کرتے ہیں۔

مدد کرے اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
یہ ہے اجابت حق کو تری دعا کا لحاظ
قضائے مبرم و مشروط کی نہیں ہے پکار
خدا ترا تو جہاں کا ہے واجب الطاعت
جہاں کو تجھ سے تجھے اپنے حق سے ہے سروکار
(قصائد قاسمی)

حدیث توسل بالعباس کی بحث

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ۱۸ھ میں جسے عام الرمادۃ کہتے ہیں سخت قحط پڑا چوپائے اور انسان بھوک کی شدت سے مرنے لگے۔ لوگوں نے تنگ آکر حضرت فاروق اعظم سے استسقاء کے لئے درخواست کی جسے امام بخاری نے یوں نقل کیا ہے۔

عنہ انس بن مالک ان عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبدالمطلب رضی اللّٰہ عنہ فقال اللھم نتوسل الیك بنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فتسقینا وانا نتوسل الیك بعم نبینا فاسقینا قال فیسقون۔

(باب سوال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا)

(ترجمہ) انس بن مالک سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب لوگوں میں قحط پڑا۔ عباس بن عبدالمطلب کے وسیلہ سے بارش کی دعا کی اور یوں عرض کیا۔ یا اللہ! ہم تیری جناب میں اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے۔ پس تو ہمیں بارش عطا کر دیتا تھا۔ اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا کے وسیلہ بناتے ہیں۔ پس ہمیں بارش عطا کر (قول راوی) پس بارش ہو رہی تھی۔